السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زچگی کے بعد خون بند نہیں ہوتا، دوماہ سے ایک خاتون کو یہ عارضہ لاحق ہے، اس کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے کہ وہ ایسے حالات میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ اگر پڑھ سکتی ہے تو وضو وغیرہ کا کیا طریقہ ہوگا؟ تفصیل سے ہمیں آگاہ فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زچگی کے بعد جو خون آتا ہے، اسے شریعت کی اصطلاح میں نفاس کہا جاتا ہے۔ استقرار حمل کے بعد یہ حیض کا ہی خون ہوتا ہے جو رحم مادر کے اندر جمع ہوکر بچے کی خوراک اور اس کی حفاظت کے کام آتا ہے بچے کی پیدائش کے بعد جمع شدہ خون جب خارج ہوتا ہے تو اس کے ختم ہونے کے لئے کئی دن درکار ہوتے ہیں۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے نزدیک ولادت کے خون کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نفاس والی عورتیں چالیس دن بیٹھا کرتی تھیں۔'' [ابوداود، الطہارۃ: ۳۱۲]

اگر چالیس دن کے بعد بھی خون بند نہ ہو بلکہ جاری رہے تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہ خون استحاضہ ہے، جس میں عورت نماز کے لئے تازہ وضو کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش کو استحاضہ کا عارضہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے لئے وضو کرلیا کرو۔'' [صحیح بخاری، الوضو: ۲۲۸]

صورت مسؤلہ میں اگر عورت کو چالیس دن کے بعد خون نفاس بند نہیں ہوا تو اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے نماز شروع کردے، البتہ اسے ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا ہوگا۔ ایک وضو سے ایک نماز کے فرض اور سنتیں وغیرہ ادا کی جاسکتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت سات دن تک انتظار کرے اگر پاک ہوجائے تو ٹھیک ورنہ چودہ دن انتظار کرے، پھر اکیس دن زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک خون بند ہونے کا انتظار کرے اگر پھر بھی بند نہ ہو تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے۔ [بیہقی، ص: ۳۱۴، ج ۱]

حضرت عمر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ واضح رہے کہ دوران نفاس جو نمازیں فوت ہوجائیں انہیں قضا کے طور پر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس دن نماز نہیں پڑھا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں فوت ہونے والی نمازوں کے متعلق قضا کا حکم نہیں دیا۔ [بیہقی، ص: ۳۴۱، ج ۱]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:88